نمبر 11

۲۔اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام، امین احسن اصلاحی، اکتوبر 2001، فاران فاؤنڈیشن، 122 فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور، صفحہ 211-210

۳۔آزادیٔ نسواں کا فریب، مولانا محمد تقی عثمانی ہفت روزہ ندائے خلافت، خواتین نمبر، صفحہ 25

۴۔روزنامہ جنگ، سنڈے میگزین، 30 جولائی 2006، صفحہ 14

۵۔اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام، صفحہ 217-216

۶۔مشکوٰۃ المصابیح، محمد بن عبداللہ الخطیب، مکتبہ رحمانیہ، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 60

۷۔اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام، صفحہ 220

۸۔بجلی سے چلنے والی خشیات، ڈاکٹر کوہر مشتاق ہفت روزہ ندائے خلافت، 3 اگست 2005، صفحہ 10

۹۔ترمذی شریف، جلد 2، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، آرام باغ کراچی، صفحہ 227

۱۰۔الاعراف، 27

۱۱۔مشکوٰۃ شریف قدیمی قطب خانہ آرام باغ کراچی، جلد 2، صفحہ 280

۱۲۔ابوداؤد شریف، سلیمان بن اشعث، مکتبہ امدادیہ ملتان، جلد 1، صفحہ 200

۱۳۔محمد بن عبداللہ، بخاری شریف، قدیمی کتب خانہ کراچی، جلد 2، باب الوصاۃ بالنساء، صفحہ 779

۱۴۔تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہے۔ سنن بیہقی ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان، جلد 7، صفحہ 468

۱۵۔طالبان کی قید میں، یوآنے رڈلے (مترجم: محمد یحییٰ خان)، نگارشات پبلشرز 24 مزنگ روڈ لاہور، 2006، صفحہ 273

۱۶۔لندن منصوبہ.....نیا جال پرانے شکاری، سیف اللہ خالد، روزنامہ امت کراچی، 16 اگست 2006، صفحہ 4

۱۷۔مغربی تہذیب میں سرمست نوجوان، ندیم طاہر ہفت روزہ ندائے خلافت، 1 جون 2005، صفحہ 12

نوٹ: اس مضمون میں آیات واحادیث کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

....

تفسیر المسائل والاحکام

ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

عدالتی تنسیخِ نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: میں آپ سے دریافت گزار ہوں کہ درج ذیل مسئلے کے ضمن میں قرآن وحدیث کی روشنی میں آپ کی صدق رائے کیا ہے؟ آپ ایسے مسائل سے بخوبی آگہی رکھتے ہیں:

میری بیٹی ڈاکٹر نوشابہ کی شادی ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو عامر وقار ولد سید عبدالجبار (مرحوم) سے منعقد ہوئی۔ بعد ازاں چند ازدواجی ناہمواریوں نیز گھریلو ناچاقیوں کے سبب یہ رشتہ مستحکم نہ رہ سکا، بلکہ برائے نام رہ گیا۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ میری بیٹی نے عدالت سے خلع کے لیے رجوع کرلیا۔ چھ ماہ کی عدالتی کارروائی کے بعد عدالت نے تنسیخ نکاح کا حکم جاری کردیا۔ مقدمے کے فیصلے کی کاپی منسلک ہے جس میں جملہ تفصیلات درج ہیں۔ آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ لڑکا عدالت کے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کررہا اور خود کو شوہر باور کرانے پر اصرار کررہا ہے۔ لہٰذا قرآن حکیم اور حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں بتایا جائے کہ میری بیٹی کا اس کے سابقہ شوہر سے علیحدگی کا فیصلہ نافذ العمل ہے یا نہیں۔ میں انتہائی ممنون وشکر گزار ہوں گا۔

(م۔ش، گلستان جوہر، کراچی)

جواب: طلاق کی ایک صورت تو یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے اپنی منکوحہ کو اپنی زوجیت سے خارج کرے۔ دوسری صورت یہ کہ عورت اپنی مرضی سے اپنے ناکح کی زوجیت سے باہر نکلنے کے لیے اس سے طلاق طلب کرے۔ اس طلب کو ہمارے فقہا اپنی اصطلاح میں خلع کہتے ہیں۔ اب خلع کی ایک صورت تو یہ ہے کہ عورت مجبوراً عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اور اپنا حق عدالت سے طلب کرتی ہے۔ پھر مسلم عدالت فریقین کا موقف جاننے کے لیے دونوں کو یکساں نوٹس جاری کرتی ہے اور صورت معاملہ کو اچھی طرح دیکھ کر اپنا عدالتی فرمان بصورت فیصلہ نافذ کرتی ہے۔ صورت مسئولہ کے مطابق مسلم عدالت کا فیصلہ، جو تنسیخ نکاح کے حکم پر مشتمل ہے۔ قرآن وسنت کے بالکل مطابق اور نافذ العمل ہے۔ عدالتی فیصلے کے بعد فریقین ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہوچکے ہیں۔ اور عورت شرعی تقاضوں کی تکمیل کے بعد نکاح ثانی کی

بالکلیہ مجاز و مختار ہو گئی ہے۔ اب مرد کا اس بات پر اصرار کہ وہ ہنوز اس کا شوہر ہے۔ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اسے اس دعویٰ سے دستبردار ہو جانا چاہئے۔

قرآن مجید کی جس آیت میں خلع کا قانون بیان کیا گیا ہے۔ اس میں قاضی (جج) کے اختیارات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ (دیکھیے سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۹) جب زوجین کا نزاعی معاملہ عدالت تک پہنچ جائے تو یقیناً اسے کسی حتمی یا قطعی فیصلہ پر بھی منتج ہونا چاہیے۔ اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب جج یا عدالت کو مجاز (اتھارٹی) تسلیم کیا جائے۔ اگر جج کو فقط اختیار سماعت ہو اور اختیار قضاء نہ ہو تو یہ امر بجائے خود تحصیل حاصل یعنی فضول ہوگا۔ کیونکہ جب عدالت کسی فیصلہ کی مجاز ہی نہ ہوگی تو وہاں جانے کا فائدہ؟

وفاقی شرعی عدالت کے سابق جج جسٹس پیر کرم شاہ الازہریؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"عورت حاکم وقت کے پاس خلع کا مطالبہ کرے اور حاکم پہلے ان کی مصالحت کی کوشش کرے گا۔ اگر کامیابی نہ ہو تو خاوند نے عورت کو مہر میں جو کچھ دیا تھا، حاکم اسے لے کر خاوند کو واپس کر دے اور ان کے درمیان تفریق کر دے"۔

(ضیاء القرآن، جلد اول، تفسیر زیر آیت ۲۲۹)

خلع کے مقدمات میں بالعموم مرد حضرات عدالتی نوٹس کے باوجود عدالتوں میں نہیں جاتے اور جب تنسیخ نکاح کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو شکایت کرتے ہیں کہ فیصلہ یکطرفہ ہوا ہے۔ ہم تو شریک ہی نہیں تھے۔ یکطرفہ فیصلوں پر مردوں کا یہ استدلال انتہائی غیر معقول ہے۔ عدالت اگر کسی ایک فریق کو نوٹس بھیجے اور دوسرے کو نہ بھیجے تو پھر یہ استدلال قابل توجہ ہو سکتا ہے۔۔۔ حق یہ ہے کہ عدالت دونوں فریقوں کو یکساں نوٹس بھیجتی ہے۔ البتہ مرد حضرات بالعموم اس نوٹس کی تعمیل نہیں کرتے اور جب عدالت ان کی غیر موجودگی میں فیصلہ سنا دیتی ہے تو شاکی ہوتے ہیں۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ عدالت کا فیصلہ محض ایک فریق کے شریک نہ ہونے یا اس کے دلچسپی نہ لینے سے غیر موثر نہیں ہو جائے گا۔ وہ بہر حال نافذ العمل ہوگا۔ ہمیں اپنی عدالتوں کے فیصلوں کا احترام کرنا چاہیے ورنہ عدالتوں کا شرعی، اخلاقی، اور قانونی وجود سب باطل ہو کر رہ جائے گا۔

....

نام کتاب: رسول اللہ ﷺ کا حسن تبسم
مصنف: مولانا محمد ابراہیم فیضی
صفحات: ۱۹۲، سن اشاعت: ۱۴۲۷ھ
قیمت: ۱۰۰ روپے
ناشر: مکتبہ فیض القرآن ۱۲، قاسم سینٹر اردو بازار کراچی
تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب جب سے صاحب قلم ہوئے ہیں تب سے وہ ہیں اور قلم ہے، جس کے نتیجے میں چھ کتب بقلم خود منصۂ شہود پر لا چکے ہیں۔ موصوف کے قلم سے جو جواہر پارے منظر عام پر آرہے ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ میں سے کسی نہ کسی صفت محمودہ سے مرصع ہیں۔ موصوف کی نصف درجن کتب میں سے چند ایک جو باصرہ نواز ہوئی ہیں ان کے مطالعہ سے موصوف کی حضور اکرم ﷺ کی اداؤں سے عقیدت و محبت واضح جھلک رہی ہے اور یہ تصنیف بھی اسی زنجیر محبت کی ایک کڑی ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی ہر ادا عشاق کے لیے تبسم جانفزا ہے، آپ ﷺ کی عقیدت و محبت سے لبریز ہر دل آپ کی اداؤں پر فریفتہ ہے اور کہتا ہے کہ تیری ہر ادا پہ جاں فدا، تیری ہر ادا نے مزہ دیا، حضور اکرم ﷺ کا انداز تبسم ایسا دلکش و حسین ہے کہ جس پر صدیوں سے رطب اللسانی ہو رہی ہے۔ زبان اس تبسم کا ذکر کر رہی ہے اور قلم اس کو رقم کر رہے ہیں مگر تعریف کا حق پھر بھی ادا نہیں ہو رہا اور شاید قیامت تک نہ ہو سکے اس حسین و دلنشین انداز تبسم کے ذاکرین و راقمین کی صف میں برادر محترم مولانا محمد ابراہیم فیضی بھی ایک نرالے اور منفرد انداز میں شامل ہو گئے ہیں۔

طریق عقیدت و محبت کے اس سالک نے اس کتاب کی ترتیب و تالیف میں کس قدر مجاہدہ کیا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے صحاح ستہ کے علاوہ تیس کے قریب تفاسیر، احادیث، سیرت، تذکرہ وغیرہ پر مشتمل کتب معتبرہ کی بالاستیعاب ورق گردانی کی ہے اور پھر جب ان کتب سے ماخوذ جواہر کو صفحۂ قرطاس پر رقم کیا تو جو جرعہ جس چشمۂ آب حیات سے لیا ہے اس کا مکمل حوالہ بھی لکھ دیا ہے تاکہ پروانوں کو اصل ماخذ تک رسائی آسان ہو جائے اور اس میں ترتیب کا خاص خیال یہ رکھا گیا ہے کہ سب سے پہلے مقدمہ میں ہی قرآن و حدیث کی روشنی میں مزاح اور اس کی حدود کا تعین کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی تبسم رسول کے حوالے سے اسوۂ رسول ﷺ بیان کر کے تبسم کے آداب کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسکے بعد قرآن مجید میں جہاں جہاں مثبت یا منفی انداز میں ہنسنے کا ذکر آیا ہے اسے عنوان دے کر تحریر کیا گیا ہے۔ جبکہ تحقیقی اور تائیدی ضرورت کے پیش نظر بائبل سے بھی مدد لی گئی ہے جیسا کہ حضرت